Shumaila B# 75

اسلام میں توحید کے تصور کی وضاحت کریں۔ یہ عقیدہ مومنوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر کس طرح اثر انداز ہوتا ہے؟

تعارف

انسانیت پر اسلام کا سب سے بڑا احسان عقیدہ توحید ہے۔ جس طرح اسلام کی جان تمام عقائد ہیں اسی طرح تمام عقائد کی جان عقیدہ توحید ہے۔ عقیدہ توحید تمام عقائد کے لیے نقطہ کمال کی مانند ہے۔ اللہ کو ایک ماننا اور اس کی ذات اور صفات میں کسی کو شریک نہ ٹھہرانا اور یہ ماننا کہ وہ اکیلا خالق، مالک، رازق اور بے ہمتا و بے مثل ہے، توحید کہلاتا ہے۔ توحید کا خلاصہ سورۃ اخلاص میں بیان کیا گیا ہے۔ تمام انبیاء اور رسل نے اپنی زندگی میں اس عقیدے کی تبلیغ کی۔ اسلام میں عقیدہ توحید کو مرکزی حیثیت حاصل ہے یہ ماننے کے بعد ہم تصور کرتے ہیں اور اس کے رسول پر اور آخرت پر اور فرشتوں پر ایمان لاتے ہیں۔ توحید ایمان کی جڑ ہے اور اس میں بگاڑ، پورے ایمان میں بگاڑ ہے۔ کائنات کا مقتدر اعلیٰ اللہ ہے۔ وہی تمام قولی اور بدنی عبادتوں کے لائق ہے۔ اور وہی قانون ساز ہے یہ تمام نقاط بہت اہم ہیں کیونکہ ان میں سے کسی ایک کا انکار بھی نہیں کیا جا سکتا۔ مندرجہ ذیل مضمون میں اسلام میں توحید کے تصور اور اس کے انفرادی اور اجتماعی زندگی کے اثرات کے بارے میں بیان کیا جائے گا۔

عقیدہ توحید

اللہ اکیلا خالق ہے، اللہ اکیلا طاقتور ہے، اللہ اکیلا

نظام کی یکتائی کو مانا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ذات میں یکتا اور صفات
میں یکتا ماننا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا اور اسی کو خالق
ماننا، عقیدہ توحید کہلاتا ہے۔

توحید کا اسلام میں تصور

توحید عربی زبان کے لفظ واحد سے بنایا گیا ہے جس کا
مطلب ہے ایک، اکیلا۔
اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات، صفات اور عبادات میں اکیلا
ماننا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، توحید کہلاتا
ہے۔ یہ کلمے کا پہلا جزو ہے۔
رسول ﷺ نے فرمایا "یہ اسلام میں داخل ہونے کا دروازہ ہے"
(حدیث)

توحید کی فضیلت

قیامت کے روز انسان کی نجات کا انحصار دو چیزوں پر ہوگا
1. ایمان 2. عمل صالح
ایمان سے مراد اللہ کی ذات پر ایمان، رسول اور فرشتوں پر
ایمان، آخرت پر ایمان اور اچھی اور بُری تقدیر پر ایمان
ہے۔ **رسول ﷺ نے فرمایا:** ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں
ہیں اور ان میں سے سب سے افضل لا الٰہ الا اللہ ہے۔ یعنی
ایمان کی بنیاد کلمہ توحید ہے۔

توحید کی اقسام

1 توحید الربوبیت

عربی زبان میں پیدا کرنے والے اور قائم رکھنے
والے کو الربوبیۃ کہا جاتا ہے۔ اردو میں "رب" لفظ "ربوبیت" سے
ماخذ ہے۔ یعنی اللہ کائنات کی ہر چیز کا خالق و مالک

اور رازق ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ: اللہ خالق کل شیء، وھو علی کل شیء وکیل

"اللہ ہی ہر چیز کا خالق ہے اور وہی (اللہ) ہر چیز کا نگہبان ہے۔" (سورۃ الزمر : 62)

ب توحید الاسماء والصفات

اسماء، اسم کی جمع ہے جس کے معنی ہیں نام۔ اللہ کے بابرکت ناموں کو اسماء الحسنیٰ کہا جاتا ہے۔ صفات صفت کی جمع ہے جس کے معنی ہیں خوبی۔ یعنی اللہ کو اس کے ناموں اور صفات میں اکیلا ماننا بھی توحید کہلاتا ہے۔

ج توحید العبادات

ہر طرح کی قولی اور بدنی عبادات کا مستحق اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

ذلک الکتب لا ریب فیہ، ھدی للمتقین

"یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی بھی شک نہیں، پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔" (سورۃ بقرہ)

عقیدہ توحید کے انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر اثرات

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لیس کمثلہ شیء (جس کی کوئی مثل نہیں)۔ اس عقیدے نے انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر بے پناہ اثرات مرتب کیے ہیں۔ چند ایک درج ذیل ہیں:

انفرادی اثرات

ا آزادی اور حریت کا احساس

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

انسانی زندگی پر اس کا سب سے نمایاں اثر یہ ہے کہ انسان کو وہ تمام حقوق اور مقام دیتا ہے جو اشرف المخلوقات ہونے کے ناطے اس کو ملے ہیں۔ اس عقیدہ [illegible] نے پہلے انسان معمولی اور حقیر چیزوں جن پر اس کو فوقیت حاصل ہے، سے ڈرتا ہے اور ان کا تابع رہتا ہے جبکہ اس عقیدہ پر ایمان کے بنیاد انسان ان تمام چیزوں سے مبرّا ہو جاتا ہے۔

ب محبتِ الٰہی کا حصول

جس طرح انسان اللہ کی مخلوق سے محبت کرتا ہے اسی طرح اس مخلوق کے خالق سے کہیں بڑھ چڑھ کر محبت کرنے لگ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

والذین امنوا اشد حبا للّٰہ

"اور ایمان والے سب سے زیادہ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔"

(سورۃ بقرہ 165)

ج وسعت نظر میں اضافہ

نہ تو زمیں کے لیے ہے نہ آسماں کے لیے
جہاں ہے تیرے لیے تو نہیں جہاں کے لیے

عقیدہ توحید سے انسان کی سوچ میں وسعت پیدا ہوتی ہے۔ اس کی دوستی اور دشمنی خود کی بجائے اللہ کی رضا کے لیے ہو جاتی ہے اور وہ سلطنت کی ایک وسیع نگاہ سے دیکھتا ہے۔

د عزت نفس

عقیدہ توحید پر ایمان انسان کو پستی اور ذلت سے نکال کر عزت و وقار کے بلند مرتبے پر فائز کر دیتا ہے۔

/ /202 Day:

بزبان اقبال:

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

۵ غلط توہمات کا ابطال

عبادت کرنا انسان کی فطرت میں شامل ہے اور اگر وہ اللہ کی عبادت نہ کرے تو وہ غیر اللہ اور اپنے نفس کی عبادت کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ترجمہ:

"یہودیوں اور عیسائیوں نے کہا کہ وہ خدا کے بیٹے اور محبوب ہیں۔"

(سورۃ المائدہ 18)

توحید خالص انسان کو اس طرح کے غلط توہمات سے محفوظ رکھتا ہے۔

صبر و توکل

عقیدہ توحید انسان کے اندر صبر و توکل پیدا کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إن اللہ مع الصبرین

بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(سورۃ البقرہ 153)

اور توکل کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اور مومنوں کو اللہ ہی پر توکل کرنا چاہیے۔

(سورۃ المومنون 122)

شجاعت

انسان کو دو چیزیں بزدل بناتی ہیں، ایک محبت و حوادث جان، مال اور اہل و عیال سے کرتا ہے اور دوسری وہ چیزیں

جو شخص آلہ کے طور پر استعمال ہوتی ہیں عقیدہ توحید انسان کے اندر سے یہ دونوں ڈر ختم کر دیتا ہے۔
اور وہ اپنے رب کو خوف اور طمع میں پکارتے ہیں۔
(سورۃ السجدہ 16)

اجتماعی زندگی پر اثرات

عدل و مساوات کا درس

عقیدہ توحید سے معاشرے میں عدل و انصاف رائج ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
"بے شک اللہ انصاف کرنے کا اور بھلائی کرنے کا اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور بُری بات اور ظلم کرنے سے روکتا ہے، تمہیں سمجھاتا ہے تاکہ تم سمجھو"
(سورۃ النحل 90)

امت مسلمہ کا تصور

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
"بے شک سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں، سو اپنے بھائیوں میں صلح کرادو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔"
(سورۃ الحجرات 10)

عقیدہ توحید امت مسلمہ کا شعور پیدا کرتا ہے۔

اخلاقی اقدار کا فروغ

عقیدہ توحید سے معاشرے میں اخلاقی اقدار کو فروغ ملتا ہے۔ قرآن پاک میں درج بالا آیات اس کا ثبوت ہیں جو عدل و مساوات، اخوت و بھائی چارے، ایفائے عہد اور عفو و درگزر کا سبق دیتا ہے۔

انسانی حقوق کی پاسداری

عقیدہ توحید انسانی حقوق کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشادِ ربانی ہے:

جس نے ایک انسان کا قتل کیا گویا اس نے تمام انسانوں کا قتل کر دیا۔

(سورۃ المائدہ آیت نمبر 32)

خلاصہ بحث

درج بالا بحث سے ثابت ہوتا ہے کہ عقیدہ توحید انسان اور کائنات دونوں کی ضرورت ہے انسانی معاشرت کی بنیاد کامل عدل، صحیح مساوات، وحدتِ الٰہ اور وحدتِ آدم کے بغیر ناممکن ہے۔ دنیا کی تباہی کا اصل سبب یہ ہے کہ جس رفتار سے سائنس نے ترقی کی اس رفتار سے انسانی شعور نے ترقی نہیں کی۔ عالمِ انسانیت کو وطن پرستی اور قوم پرستی کے ٹکڑوں میں بانٹ دیا گیا۔ آج کی دنیا کے لوگ نہ صرف نسلوں کی بنیاد پر الگ الگ ہیں بلکہ ان کے معبود بھی جدا جدا ہیں۔ ان کے درمیان مشترک کوئی چیز نہیں ہے۔ مشترک رشتہ صرف ایک ہو سکتا ہے کہ اللہ کو ایک مانا جائے اور اس کے دیے گئے اصولوں پر عمل کرنا چاہیے اور خود کو آدمؑ کے ایک مشترک گھرانے کا فرد سمجھا جائے۔ عقیدہ توحید کی اساس کے علاوہ باقی تمام اساسیں کمزور اور ناقابلِ عمل ہیں۔ اور یہ مسائل کو حل کرنے کی بجائے ان میں مزید اضافہ کر دیتی ہیں۔

شب گریزاں ہو گی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہو گا نغمۂ توحید سے